سویڈن کے لوکل اخبار Dagbladat Skanska کے صحافی کو انٹرویو

❁......اس کے بعد لوکل اخبار Skanska Dagbladat کے جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو کیا۔ انٹرویو شروع کرنے سے پہلے صحافی نے بتایا کہ وہ پہلے اس مسجد کے حوالہ سے اخبار میں لکھ چکے ہیں۔ اس کے بعد صحافی نے پوچھا کہ **کچھ عرصہ پہلے مالمو سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان دہشتگردی کے الزام میں برسلز میں گرفتار کیا گیا ہے۔ ISIS جس طرح لوگوں کو بھرتی کررہی ہے وہ سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ اس حوالہ سے آپ کیا کہیں گے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس حوالہ سے میں لمبے عرصہ سے خبردار کررہا ہوں کہ حکومتوں کو اس بارہ میں اقدامات کرنے چاہئیں۔ اگر آپ کو مسلمانوں کے سکولوں یا مسجدوں وغیرہ میں کسی پر شک ہے تو باقاعدہ ان کی نگرانی کرنی چاہئے۔ اگر مکمل احتیاط کی جائے تو میرا نہیں خیال کہ کوئی بھی یہ ملک چھوڑ کر ISIS میں شامل ہوسکتا ہے۔ اگر ان لوگوں کو radicalise کیا جارہا ہے تو یہاں اس ملک کے اندر ہی کیا جارہا ہے۔ اور یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ دیکھے کہ ان لوگوں کو کس طرح شدّت پسندی کی تعلیم دی جارہی ہے؟ جہاں تک احمدی مسلمانوں کا تعلق ہے تو ہمارا عقیدہ ہے کہ اسلامی تعلیمات بڑی وضاحت کے ساتھ انتہا پسندی اور ظلم و ستم کی مذمت کرتی ہیں۔ اور جہاں تک احمدی نوجوانوں یا کسی بھی احمدی کا تعلق ہے تو آپ کبھی بھی کسی احمدی کو نہیں دیکھیں گے کہ وہ ملک چھوڑ کر ISIS یا دیگر انتہا پسند گروپوں میں شامل ہوا ہو۔ کیونکہ ہماری تعلیمات تو پیار، محبت اور ہم آہنگی پر مشتمل ہیں۔ ان اسلامی تعلیمات کا شدّت پسندی سے دُور دُور کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور میرا یقین ہے کہ ہر مذہب کی بنیادی تعلیم یہی محبت، پیار اور ہم آہنگی ہی ہے۔

❁......اس کے بعد صحافی نے کہا کہ جو نوجوان ISIS چھوڑ کر واپس برطانیہ یا سویڈن آرہے ہیں ان کے بارہ میں آپ کا کہنا ہے کہ انہیں دوسرا موقع ملنا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دیکھیں جب آپ نے انہیں ہر جگہ جانے کی مکمل آزادی دی ہوئی ہے تو آپ انہیں چیک نہیں کرسکتے۔ پس ان لوگوں کو جیلوں میں نہیں بلکہ بعض ہوسٹلز میں رکھنا چاہئے تاکہ آپ ان پر نظر رکھیں اور انہیں بتائیں کہ ملک کے ساتھ وفاداری کیا چیز ہوتی ہے؟ اور اس کا آپ کے عقیدہ میں کیا مقام ہے؟ کیونکہ ہمارے عقیدے کے مطابق وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے۔ پس اگر آپ نوجوان نسل کو احساس دلا دیتے ہیں کہ یہ تمہاری تعلیمات ہیں اور تمہیں ان تعلیمات پر چلنا چاہئے تو میرا خیال ہے اگر ان کو ٹھیک طریق سے سکھایا جائے اور ان پر نظر رکھی جائے تو قوی امید ہے کہ ان میں سے بڑی تعداد کچھ عرصہ بعد اپنے اعمال سے توبہ کرلے گی۔ میرے نزدیک انہیں جیل میں نہیں رکھنا چاہئے۔ جب ان کو دوسرے قیدیوں کے ساتھ رکھیں گے تو ہوسکتا ہے کہ آپ کو مزید کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑے۔ اور ممکن ہے وہ ان قیدیوں سے بری چیزیں سیکھ لیں۔ اور اگر وہ یقین دہانی کروادیں کہ ہم اب مکمل طور پر تبدیل ہوچکے ہیں تو آپ انہیں ان کے گھروں میں رہنے کی اجازت دے دیں اور وقت بوقت ان کو زیرِ مشاہدہ رکھیں۔

❁......صحافی نے کہا کہ سویڈن میں اس کے برعکس ہورہا ہے۔ جب یہ لوگ واپس آتے ہیں ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی ہے کیونکہ دہشتگردوں کے ساتھ شامل ہونا یا رابطہ رکھنا غیر قانونی فعل ہے۔ آپ کا اس کے بارہ میں کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر تو قانون کہتا ہے کہ ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے تو پھر ٹھیک ہے۔ اور اگر یہ ثابت ہوجائے کہ ان لوگوں کی وجہ سے مسائل پیدا ہوئے ہیں اور یہ ان مسائل کا حصہ ہیں اور انہوں نے اپنے آپ کو کبھی بدلا ہی نہیں تو پھر قانون جس طرح کہتا ہے اس کے مطابق ان کے ساتھ سلوک ہونا چاہئے۔

❁......صحافی نے پوچھا کہ اس مسئلہ کے بارہ میں احمدی جماعت کیا کردار ادا کرسکتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم تو ایک لمبے عرصہ سے اپنا کردار ادا کررہے ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں آج کے دور میں جہاد جس کو بالعموم دشمن کے خلاف تلوار اور طاقت کا استعمال سمجھا جاتا ہے موقوف ہوگیا ہے۔ کیونکہ تلوار کے جہاد کی اجازت صرف اُس وقت دی گئی تھی جب دشمن اسلام کو مٹانے کے لئے مسلمانوں کے خلاف تلوار اُٹھا رہے تھے۔ وہ چند مسلمانوں یا چند مسلمانوں کے گروپوں کو ختم نہیں کرنا چاہتے تھے بلکہ وہ کلیۃً مذہب کو ہی مٹا دینا چاہتے تھے۔ لیکن آج کے دَور میں ہم کوئی ایسا مذہبی یا غیر مذہبی گروپ نہیں دیکھتے جو تلوار کے زور سے صفحۂ ہستی سے اسلام کا نام مٹانے کی کوشش کررہا ہو۔ اگر یہ لوگ اسلام کے خلاف ہیں تو میڈیا یا اس قسم کے دیگر ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے اسلام کے خلاف پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ پس اس دَور میں جہاد یہی ہے کہ میڈیا، لٹریچر اور کتب کے ذریعہ اسلام کے مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیا جائے۔ اس دَور میں طاقت کے استعمال کی اجازت نہیں ہے۔ جب دشمن کے خلاف تلوار کے جہاد کی سب سے پہلے اجازت دی گئی تو اس اجازت کے ساتھ تفصیلی ہدایات بھی دی گئیں۔ اور اس آیت میں یہ بھی ذکر کیا گیا کہ اگر آپ نے ان دشمنوں کو جو مسلمانوں پر حملہ آور ہونے کے لئے تیار تھے ان کا طاقت کے ساتھ مقابلہ نہ کیا تو آپ کو کوئی کلیسا، گرجا، مندر یا عبادت کی کوئی بھی جگہ محفوظ نہیں ملے گی کیونکہ یہ دشمنان صرف اسلام کو ہی نہیں مٹانا چاہتے ہیں بلکہ یہ لوگ تو مذہب کے خلاف ہیں اور تمام مذاہب ختم ہوجائیں گے۔

❁......صحافی نے کہا کہ یہ لوگ تو سمجھ رہے ہیں وہ اس طرح سے اسلام کو پھیلا رہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: آپ تلوار کے ذریعہ نہیں بلکہ تبلیغ کے ذریعہ اسلام کا پیغام پھیلا سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ قرآن کریم خود کہتا ہے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ پس جب مذہب میں جبر نہیں تو اسلام کو پھیلانے کے لئے طاقت کا استعمال کس طرح جائز ہوسکتا ہے؟

❁......اس کے بعد صحافی نے سوال کیا کہ آپ کا یہاں سٹاک ہوم میں کیا پروگرام ہے؟ کیا آپ سیاستدانوں سے ملیں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ میں سیاستدانوں سے ملوں گا مگر سٹاک ہوم میں ایک ریسیپشن کا پروگرام منعقد ہورہا ہے۔ اگر کچھ سیاستدان ہماری دعوت قبول کرلیتے ہیں تو ممکن ہے اس موقع پر مختصر سی ملاقات ہوجائے۔ ورنہ میرا ارادہ تو صرف اس مسجد کے افتتاح کا تھا۔ اور جماعت کے افراد کے ساتھ ملاقاتیں کرنا تھا۔

❁......صحافی نے کہا کہ یہاں مالمو میں آپ کا مسجد بنانے کا کیا مقصد تھا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں مالمو میں احمدی مسلمانوں کے پاس باقاعدہ کوئی عبادت کے لئے جگہ نہیں تھی جہاں وہ جمع ہوسکتے اور باجماعت نمازیں ادا کرسکتے۔ لیکن اب ہم نے یہاں مسجد تعمیر کرلی ہے۔ دن میں پانچ نمازیں ادا کرنا ہم پر فرض ہے۔ پس اس مسجد کا مقصد بھی یہی ہے کہ احمدی مسلمان یہاں جمع ہوں اور باجماعت اپنی فرض نمازوں کی ادائیگی کریں۔ اس کے علاوہ اور بھی مقاصد ہیں۔ جیسے یہاں multi purpose ہال تعمیر کیا گیا ہے جس کو آپ کمیونٹی ہال بھی کہہ سکتے ہیں جہاں احمدی نوجوان یا قدرے بڑی عمر کے لوگ بھی آسکیں گے جو وہاں کھیل سکتے ہیں، اپنے اجلاسات کرسکتے ہیں اور اپنی دیگر تقریبات منعقد کرسکتے ہیں۔

❁......اس کے بعد صحافی نے کہا کہ میں نے یہاں پر سکورٹی کافی سخت دیکھی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بالعموم دنیا کے حالات میں ایک اضطراب ہے۔ بعض یورپین ممالک میں بھی ہمیں کہا گیا ہے کہ ہم اپنی مساجد وغیرہ کی حفاظت کا انتظام کریں۔ پس جب بھی احمدی یہاں جمع ہوتے ہیں تو سیکیورٹی کی خاطر ہر احمدی کو ایک IDENTITY کارڈ ایشو کیا گیا ہے جسے وہ سکین کرواکر مسجد میں داخل ہوسکتے ہیں۔ اور اگر کوئی باہر کا بندہ مسجد میں آنا چاہے تو آسکتا ہے مگر اس کا سیکیورٹی چیک ہوگا۔ کیونکہ صرف احمدی مسلمانوں کو خطرہ لاحق نہیں ہے بلکہ اس radicalisation کی وجہ سے ہر ایک کو خطرہ لاحق ہے۔ حتیٰ کہ آپ کو بھی خطرہ ہوسکتا ہے۔ بہر حال ہماری مساجد آسانی سے نشانہ بن سکتی ہیں اس لئے ہمیں محتاط اور چوکنّا رہنا پڑتا ہے۔

❁......اس کے بعد صحافی نے پوچھا کہ آپ کا تعلق پاکستان سے ہے؟ کیا آپ بغیر کسی مسئلہ کے پاکستان جاسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خلیفہ منتخب ہونے سے پہلے میں پاکستان میں تھا حتّٰی کہ پاکستان میں میرے خلاف مقدمہ بھی دائر کیا گیا جس کی وجہ سے مجھے چند دن جیل میں رہنا پڑا۔ لیکن اس کے باوجود میں نے پاکستان نہیں چھوڑا۔ مگر جب میرا انتخاب جماعت احمدیہ کے سربراہ کے طور پر ہوا تو مَیں نے خود یہ فیصلہ کیا اور جماعت نے بھی یہی تجویز کیا کہ میں پاکستان کی بجائے لندن میں رہوں کیونکہ پاکستان کا قانون ہماری جماعت کے سربراہ یا کسی بھی احمدی کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق اپنے عقائد پر عمل کرسکیں یا ان کی تبلیغ کرسکیں۔ مَیں وہاں قانون کے مطابق نہ تو نمازیں پڑھا سکتا ہوں، نہ خطبات دے سکتا ہوں اور نہ ہی اپنے آپ کو مسلمان کہہ سکتا ہوں۔

❁......اس پر صحافی نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ پاکستان میں صرف اسلام کی ایک ہی تعریف ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ مرتد ہیں اور اصل اسلامی تعلیمات سے بھٹک گئے ہیں۔ اس لئے وہ ہمیں مسلمان نہیں سمجھتے۔ اور اسی وجہ سے انہوں نے پارلیمنٹ میں ہمارے خلاف قانون سازی کی۔ پس جب بھی میں

پاکستان جاؤں تو وہاں ایسے قوانین موجود ہیں جن کی وجہ سے کوئی بھی مولوی پولیس سٹیشن جا کر میرے خلاف مقدمہ کرواسکتا ہے۔ میں نماز نہیں پڑھ سکتا یہاں تک کہ میں السلام علیکم بھی نہیں کہہ سکتا۔

❁......صحافی نے پوچھا کہ کیا آپ وزٹ پر پاکستان جاسکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں اگر پاکستان جاؤں تو وہاں جا کر کیا کروں گا؟ میں ہر جمعہ کو خطبہ دیتا ہوں جو دنیا بھر میں ہمارے ٹی وی چینل کے ذریعہ سنا جاتا ہے۔تو اگر میں وہاں جاؤں تو میں نماز نہیں پڑھ سکتا۔ میں خطبات نہیں دے سکتا اور میں اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتا۔ میں ان باتوں کا کس طرح انکار کر دوں جن پر میرا ایمان ہے؟

❁......صحافی نے آخری سوال کیا کہ ہر سال پیس سمپوزیم کا انعقاد کیا جاتا ہے؟ کیا امن کا قیام آپ کی جماعت کے لئے بہت بڑا مسئلہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **فرمایا:** یہ مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ ہماری جماعت کے مختلف پروگراموں میں سے ایک پروگرام ہے کہ ہم ہر سال پیس سمپوزیم کا انعقاد کرتے ہیں اور غیر احمدی اور غیر مسلم افراد کی ایک بڑی تعداد اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے آتی ہے۔ وہاں سیاستدان بھی آتے ہیں اور حاضرین کو ایڈریس کرتے ہیں اور مَیں بھی حاضرین کو ایڈریس کرتا ہوں اور اسلام کی صحیح تصویر پیش کرتا ہوں اور حالات حاضرہ کے مسائل پر بات کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ ہماری جماعت کا جو سب سے بڑا فنکشن ہے وہ جلسہ سالانہ کا انعقاد ہے اور یہ ہر ملک میں منعقد ہوتا ہے اور یو کے میں بھی ہوتا ہے۔ چونکہ یو کے میں مَیں بھی موجود ہوں اس لئے اس کو انٹرنیشنل جلسہ سمجھا جاتا ہے جس میں 35 سے چالیس ہزار تک لوگ شامل ہوتے ہیں اور یہ تین دن تک جاری رہتا ہے۔ اس میں بھی بعض غیر احمدی اور غیر مسلمان مہمان آتے ہیں لیکن اکثریت احمدی افراد کی ہوتی ہے۔

انٹرویو کے آخر پر صحافی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا۔